بسم اللہ الرحمن الرحیم

متفرقات الرایہ – شمارہ 625

پہلے صفحے کی سرخی پر

شام کے مردانِ حر اب بھی اس بات کے تشنہ ہیں کہ ان پر اللہ کے دین کی حکمرانی قائم ہو، وہ بیت المقدس اور مسلمانوں کی سرزمین کے ایک ایک انچ کو آزاد کروائیں، اور اس امت کی عزتِ رفتہ کو بحال کریں۔ اور یہ ان کے لیے کوئی ناممکن بات نہیں ہے؛ وہ ایسے مردانِ کار ہیں جنہوں نے قتال کے حقیقی مفہوم کو سمجھا ہے اور جن کی رگ و پے میں عقیدۂ شہادت بس چکا ہے۔ آج انہیں صرف اپنے سیاسی فیصلے کا اختیار خود سنبھالنے اور امت کے منصوبے کو اس قیادت کے تلے اپنانے کی ضرورت ہے جو اس سفینے کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کی اہل ہے، ولیس ھذا علی اللہ بعزیز۔

===

پہلے صفحے کے لیے

ایتھوپیا نے سوڈان کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا اور سوڈانی حکومت محض شکایتوں پر اکتفا کر رہی ہے!

سوڈان کی حکومت نے اتوار 1 نومبر 2026ء کو اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل اور افریقی امن و سیکیورٹی کونسل کے پاس ایتھوپیا کے خلاف سوڈان کی متعدد ریاستوں میں شہری تنصیبات، مقامات اور بجلی کے گھروں پر اس کے حملوں کے تناظر میں شکایت درج کروائی ہے، اور اس سے ان جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کا مطالبہ کیا ہے، نیز بین الاقوامی نظام کو ایتھوپیا پر بین الاقوامی قانون کے نفاذ کے لیے اپنا کردار ادا کرنے پر زور دیا ہے۔

اسی طرح عبوری سیادت کونسل (Transitional Sovereignty Council) نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ایتھوپیا کی سرزمین سے سوڈان پر ڈرون طیارے داغے گئے۔ کونسل کے مطابق 15 فروری سے 27 اکتوبر کے درمیان ایتھوپیا سے سوڈان پر 187 ڈرون داغے جانے کے واقعات کو مستند طور پر ریکارڈ کیا گیا ہے۔ مزید برآں، سیادت کونسل نے بتایا کہ ایتھوپیا کی جانب سے آنے والے ان ڈرون حملوں کے نتیجے میں 484 عام شہری اور 76 فوجی اہلکار شہید ہو چکے ہیں۔

اس صورتِ حال کے پیشِ نظر، ولایہِ سوڈان میں حزب التحریر کے سرکاری ترجمان، استاد ابراہیم عثمان (ابو خلیل) نے ایک پریس ریلیز میں بیان دیتے ہوئے کہا: ایتھوپیا نے اپنی سرحدوں کے اندر سے ڈرونز کے ذریعے جو کھلی جارحیت کی ہے—جس کے نتیجے میں بے گناہ انسان قتل ہو رہے ہیں، ریاست کے بنیادی ڈھانچے تباہ ہو رہے ہیں اور عوام کے مصالح و امور ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں، اور خود سوڈان کے اعلیٰ ترین اقتدار نے اس کا اعتراف بھی کیا ہے—یہ سب کچھ ہرگز نہ ہوتا اگر سوڈان کی حکومت ایتھوپیا کے ساتھ کم از کم بالمثل (جیسے کو تیسا) کا معاملہ کرتی۔

استاد ابو خلیل نے مندرجہ ذیل نکات پر زور دیا:

اولاً: ایتھوپیا ہماری سرزمین کے خلاف جو جارحیت کر رہا ہے، وہ سوڈان کے خلاف واضح اعلانِ جنگ تصور ہوتی ہے، اور اس کا اصل تقاضا یہ تھا کہ اس کا شرعی اور قانونی طور پر مستحق اور مناسب جواب دیا جاتا۔ شرعی نقطۂ نظر سے، اسلام نے جارحیت کے بدلے میں بالمثل کارروائی کا حق عطا کیا ہے؛ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴾ "حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے بدلے میں ہے اور تمام حرمتوں کا قصاص (بدلہ) ہے۔ پس جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر کی ہے، اور اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔" [سورۃ البقرہ: 194]

اور قانونی نقطۂ نظر سے اقوامِ متحدہ کے منشور کی دفعہ 51 (Article 51) کسی بھی ایسی ریاست کو جو جارحیت کا نشانہ بنی ہو، جواب دینے کا حق دیتی ہے، تو پھر سوڈان کے حکمرانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہے؟!

ثانیاً: جس چیز نے ایتھوپیا کو اپنی جارحیت میں حد سے بڑھنے کی شہ دی ہے، وہ سوڈانی حکومت کا انتہائی کمزور موقف ہے جو ایک ایسی دنیا میں محض شکایت درج کرانے پر اکتفا کر رہی ہے جہاں کمزوروں کی کوئی عزت و احترام نہیں۔

ثالثاً: سوڈانی فوج جوابی کارروائی پر پوری طرح قادر ہے، اور اس کے پاس اتنی طاقت، ڈرونز اور جنگی طیارے موجود ہیں کہ وہ ایتھوپیا کو اس کی اس حرکت پر پچھتانے پر مجبور کر سکتی ہے، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ فوج کی قیادت نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے ہیں، اور اس شرمناک موقف پر کئی سوالیہ نشانات کھڑے ہوتے ہیں!!

رابعاً: حکومت نے ایسے حالات میں کیے جانے والے سب سے بنیادی اقدامات بھی انجام نہیں دیے؛ جیسے سفارتی تعلقات کا منقطع کرنا، ایتھوپیا کے طیاروں پر سوڈان کی فضائی حدود میں پرواز پر پابندی لگانا وغیرہ۔ بلکہ معاملات یوں چل رہے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو! اور یہ ایک اور سوالیہ نشان ہے۔

خامساً: ہمارے ملک کے سیاسی کرائے کے ٹٹوؤں اور بیرونی عناصر سے وابستہ میڈیا نمائندوں کا یہ شرمناک موقف اور مکمل پردہ پوشی ہے، جو حق بات کہنے سے خاموش ہیں، حالانکہ حق بات پر خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہوتا ہے!

نیز ابو خلیل نے اس بات کی بھی تاکید کی کہ: سوڈان کے عوام امتِ اسلامیہ کا ہی ایک حصہ ہیں جو ہرگز ذلت و رسوائی کو قبول نہیں کرتی، کیونکہ یہ عزت والی امت ہے، خیر والی امت ہے، اور یہ خیریت و عزت صرف اور صرف ایک ایسی مبدئی (آئیڈیولوجیکل) ریاست کے سایہ تلے ہی ممکن ہے جو اسلامِ عظیم کی بنیاد پر قائم ہو... جس کا خلیفہ دشمنوں کو یہ دندان شکن جواب دے گا: "جواب وہ ہے جو تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے، نہ کہ وہ جو تم سنو گے"۔

ابو خلیل نے اپنے بیان کا اختتام اہلِ قوت و شوکت (اہلِ نصرۃ) کے نام اس نداء کے ساتھ کیا کہ: تم حزب التحریر کو نصرۃ (عسکری مدد) فراہم کرو، تاکہ وہ اس خلافت کو نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ کی صورت میں دوبارہ قائم کرے؛ جس کے ذریعے اسلام اور اس کے ماننے والوں کو عزت ملے گی، اور کفر، شرک، جارحیت اور اس کے حامیوں کو ذلیل و خوار کیا جائے گا، اور دنیا ایسے عظیم حکمرانوں کو دیکھے گی جو امت کے مصالح کی حفاظت کریں گے اور اس کے دشمنوں کے دلوں سے شیطان کے وسوسوں کو محو کر دیں گے۔

===

اہم سرخی کے تحت

حوثی اپنی گمراہی پر قائم ہیں اور حزب التحریر کے ایک کارکن کو گرفتار کر لیا

حوثی سیکیورٹی اداروں نے عمران شہر میں منگل 28 اکتوبر 2026ء کو حزب التحریر کے شباب میں سے کارکن سیف مرزوق کو ان کی جائے ملازمت سے گرفتار کر لیا، اور یہ اکتوبر 2026ء کے دوران دوسری گرفتاری ہے، اس سے قبل 13 اکتوبر 2026ء کو الشاب محمد الربوعی اور ان کے بھائی حبیب کو گرفتار کیا گیا تھا جو اس لمحے تک رہنِ حراست ہیں، باوجود اس کے کہ وہ (حوثی) ہمیشہ اپنی جیلوں کو سیاسی قیدیوں سے خالی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں!

اس سلسلے میں حزب التحریر ولایہ یمن کے میڈیا دفتر کے ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا: حزب التحریر کے شباب جس کام کے لیے صفِ اول میں ہیں وہ لوگوں میں احکامِ اسلام کا شعور بیدار کرنا، اسلام کے مخالف نظاموں (جیسے جمہوری نظام) کو رد کرنا، اور عقاب (الراية) کے پرچم تلے مسلمانوں کو متحد کرنے والی نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ کے قیام کے ذریعے اسلامی زندگی کے دوبارہ آغاز کے لیے جدوجہد کرنا ہے؛ اور اسی کام نے حوثیوں کی نیندیں حرام کر دی ہیں، اور احکامِ اسلام سے ان کی دور ساخت کو فاش کر دیا ہے، اور ان کا اسلام کے احکام سے فاصلہ بے نقاب کر دیا ہے، اور ان کی "قرآنی تحریک" کے دعووں کا جھوٹ، اور خلیفۂ راشد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی پیروی کے دعوے کا فریب ظاہر کر دیا ہے جنہوں نے فرمایا تھا: **"لا يُعرف الحق بالرجال، اعرف الحق تعرف أهله"** (حق کو شخصیات سے نہیں پہچانا جاتا، تم حق کو پہچانو تو اس کے پیروکاروں کو خود ہی پہچان لو گے)—حالانکہ حوثی انہی سیدنا علی کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں!

اور یہاں ہم حوثیوں، بالخصوص ان کے عقل مندوں کو یاد دہانی کراتے ہیں کہ: گرفتاریاں حزب التحریر کے شباب کو ان کی دعوت سے ہرگز نہیں روک سکتیں، کیونکہ ہم اس کام کو انجام دے رہے ہیں جو اللہ نے ہم پر فرض کیا ہے؛ چنانچہ شعور اور مضبوط ارادہ جو ہمارے مقصد (یعنی نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کا قیام) کے وجوب سے پیدا ہوتا ہے، ہم پر ثبات اور کام کو جاری رکھنا لازم کرتا ہے خواہ کچھ بھی ہو جائے اور قربانیاں کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں، اور اس قسم کے تصرفات اور گرفتاریاں ہمارے اندر عزم و اصرار میں اضافے کے سوا کچھ نہیں کرتیں، جبکہ ہم اللہ سے اجر کے امیدوار ہیں جس نے حق پر قائم رہنے والوں اور اس کی طرف بلانے والوں کے لیے اجرِ عظیم اور جنت میں کامیابی تیار کر رکھی ہے۔

===

دین کی نصرت اور دشمنوں پر رعب طاری کرنے کے لیے تیاری مطلوب ہے نہ کہ نمائشی مظاہروں اور امت پر رعب جمانے کے لیے

ترک وزارتِ دفاع نے شام کی بحری افواج کی ترقی کے لیے ایک مشترکہ روڈ میپ وضع کرنے پر شام کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے، جس میں بحری جہازوں کی دیکھ بھال (مرمت)، ان کی جدید کاری، نئے جہازوں کی تعمیر اور بندرگاہوں کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے ساتھ ساتھ بحری تربیت شامل ہے۔ یہ معاہدہ ایک ترکی عسکری وفد کے لاذقیہ کے دورے کے بعد طے پایا ہے جس کے دوران اس نے بندرگاہوں اور شامی بحری افواج کی ضروریات کا جائزہ لینے کے لیے میدانی معائنے کیے۔

الرایۃ : جی ہاں، (عسکری) تیاری یقیناً مطلوب و ضروری ہے، مگر ایک ایسی فوج کی تعمیر و تشکیل کے لیے جس کے پاس دشمنوں کے سامنے اپنی سرزمین اور اپنے مقدسات کا دفاع کرنے کا اپنا خود مختار فیصلہ ہو؛ جیسے کہ جنوبی شام میں وسیع اراضی پر یہودی وجود کا قبضہ ہے، جہاں وہ مورچہ بندیاں کر رہا ہے اور وہاں زمین کو تباہ و برباد کر رہا ہے، قطعِ نظر مسجدِ اقصیٰ اور مسلمانوں کی دیگر تمام مقدس جگہوں کی آزادی کے فرض سے، اور اس ذلت و رسوائی کو دور کرنے کے فرض سے جو امتِ اسلامیہ پر اور بالخصوص غزہ پر یہودیوں کے ہاتھوں چھا چکی ہے، جو کہ زندگی، ریاست اور معاشرے کے عمل سے اسلام کے حکم کے غائب ہو جانے کے بعد ان عظیم فوجوں کی بزدلانہ بے حسی اور غفلت کا نتیجہ ہے۔

آج ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ بین الاقوامی نظام اور سازشی ممالک کے چنگل سے سیاسی فیصلے کا اختیار واپس چھینا جائے، تاکہ ریاست ایک خود مختار بالادستی کی مالک ہو، جس میں بالادستی اللہ کی شریعت کے لیے ہو اور سلطان (اقتدار) امتِ اسلامیہ کے ہاتھ میں ہو؛ تاکہ وہ شکوے شکایت اور شرمناک عاجزی کے موقف کی بجائے حتمی اصولی موقف اختیار کرے، اور مسلمانوں کی نصرت و امداد کا فریضہ انجام دے، اور گندے قومی و وطنی دعووں کے باعث مسلمانوں کی مدد کرنے سے گریز پا نہ ہو۔

===

پاکستانی فوج کے مخلص افسرو!

پاکستانی افواج میں موجود مخلص افسرو! آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے حکمرانوں اور قائدین کی وفاداری یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے ساتھ ہے؛ انہوں نے آپ کو ارضِ مبارک فلسطین میں اپنے بھائیوں کی نصرت سے اور حرمین شریفین کے تیسرے مقدس مقام مسجدِ اقصیٰ کی آزادی سے روک رکھا ہے، اور یہودی ارضِ مبارک کے باشندوں کو مسلسل خون میں نہلا رہے ہیں، اور اس کے باوجود آپ کے حکمرانوں اور قائدین ٹس سے مس نہ ہوئے، اور ان کی نصرت کے لیے ایک ہزار یا چالیس ہزار کا لشکر نہ بھیجا، حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ بزدل یہودیوں سے قتال، ان کے قتل اور مسجدِ اقصیٰ کی آزادی کے لیے ہماری جری افواج کے اتنے ہزاروں مجاہدین کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے باوجود، دیکھو وہ ہمارے جوانوں کو امریکیوں اور یہودیوں جیسے کافر استعمار پسندوں کے پرچم تلے لڑنے کے لیے بھیج رہے ہیں! تو کیا

تمہارے پاس اللہ کے سامنے پیش کرنے کے لیے کوئی عذر باقی بچا ہے جب وہ تم سے اسلام اور مسلمانوں کی بے یاری و مدد نہ کرنے اور تمہارے ایجنٹ کمانڈروں کی خاموش تائید کے بارے میں سوال کرے گا؟! واللہ! پاکستان کے حکمران اور عسکری قیادت جس عار و رسوائی تک پہنچا چکے ہیں، اس کے داغ کو ان کا تختہ الٹنے اور نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کے قیام کے لیے حزب التحریر کو نصرۃ (عسکری مدد) فراہم کرنے کے سوا کوئی چیز نہیں دھوسکتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً ﴾ "جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت (شیطان) کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پس تم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو، بیشک شیطان کی تدبیر انتہائی کمزور ہوتی ہے۔" [سورۃ النساء: 76]

===

سوڈانی پاؤنڈ کو ڈالر سے منسلک کرنا مہنگائی کی بنیادی وجوہات میں سے ایک

اس عنوان کے تحت، ولایہِ سوڈان میں حزب التحریر نے پیر 22 جمادی الاولیٰ 1448ھ مطابق 2 نومبر 2026ء کو پورٹ سوڈان شہر کے مرکزی بازار (بڑا بازار) میں ایک سیاسی خطاب کا انعقاد کیا۔

اس خطاب میں ولایہِ سوڈان میں حزب التحریر کے میڈیا آفس کے رکن، استاد ابراہیم مشرف نے گفتگو کرتے ہوئے مسلمانوں کی زندگی میں شرعی احکام کی پابندی کی اہمیت کو واضح کیا، اور بتایا کہ اسلام نے ریاست کی کرنسی کے بارے میں مخصوص احکام متعین کیے ہیں، اور انہوں نے اس پر دلالت کرنے والی متعدد شرعی نصوص کو شمار کرایا۔

پھر انہوں نے کہا: سوڈان کی کرنسی کو ڈالر سے جوڑنے کے نتیجے میں مقامی کرنسی کی قدر میں کمی واقع ہوئی، جس نے اشیائے ضرورت اور خدمات کی قیمتوں پر منفی اثر ڈالا اور مہنگائی میں اضافے کا سبب بنا۔ استاد ابراہیم مشرف نے مزید کہا: سونا اور چاندی استحکام و قوت کی خصوصیت رکھتے ہیں جس سے کرنسی مستحکم اور مضبوط بنتی ہے، اور اسلام نے کرنسی کی بنیاد سونے اور چاندی پر رکھی ہے یا اس کا ان دونوں پر مسبوق و مبنی ہونا لازمی قرار دیا ہے، نیز اسلام نے بہت سے احکام کی بنیاد سونے اور چاندی پر رکھی اور انہیں ان دونوں سے منسلک کیا ہے، اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان شرعی احکام کی پابندی کریں۔

پھر استاد مشرف نے تمام حاضرین کو دعوت دی کہ وہ مسلمانوں کی زندگی میں ان شرعی احکام اور دیگر احکام کو نافذ کرنے کی جدوجہد کریں؛ اور یہ اس بے باک و رہنما حزب التحریر کے ساتھ مل کر کام کرنے سے ممکن ہوگا جو اپنے لوگوں سے کبھی جھوٹ نہیں بولتا، تاکہ نبوت کے نقشِ قدم پر دوسری خلافتِ راشدہ کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔